باب: 15

حَبِیبٌ خَلِیلٌ

اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں میں سے بعض کو بعض خصوصیات سے نوازا ہے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفة بنا کر بھیجا۔ اور ان کا لقب "صفی اللہ" یعنی خدا کا برگزیدہ بندہ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام، عذاب الٰہی کے سبب ایک بہت بڑے طوفان کو دیکھ چکے ہیں۔ لہٰذا وہ "نجی اللہ" کہلاتے ہیں یعنی جن کی اللہ نے حفاظت کی۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام وہ پہلے پیغمبر ہیں جن کو اللہ نے ابوالانبیاء کہہ کر پُکارا، وہ "خلیل اللہ" یعنی اللہ کے دوست کہے جاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے قرآن مجید میں کہا گیا، وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ، یعنی وہ اللہ سے ہم کلام ہوئے۔ چناں چہ آپ کا لقب "کلیم اللہ" ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب " روح اللہ" ہے، کیوں کہ قرآن کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام، مریم بنت عمران کے بیٹے ہیں جو کنواری ماں بنیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو "اول الانبیا" بھی جانے جاتے ہیں اور "خاتم النبیین" بھی، آپؐ "حبیب اللہ" ہیں۔

حَبِیبٌ کے معنی ہیں، محبوب، عزیز تر اور بہت پیارا۔ یہ لفظ محبت سے ماخوذ ہے۔ محبت ایک جذبۂ دل ہے جو انسانوں میں فطرت کی طرف سے ودیعت ہے۔ صوفیہ کے پاس آدم کی خلقت کی وجہ، محبت ہی ہے۔ محبت ہی اس کی خلافت کا باعث ہے۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّوبیان

اللہ تعالیٰ کو تو اپنی ہر تخلیق سے محبت ہے۔ یہ محبت عمومی ہے۔ لیکن جب وہ اپنے بندوں سے خصوصی محبت کرتا ہے تو پھر اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث قدسی ہے:

Siddiqui Publications

"میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ پس جب میں اسے محبوب بنالیتاہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتاہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی بصارت بن جاتاہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کی زبان بن جاتاہوں جس سے وہ بولتا ہے"۔

اولیاءاللہ، اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہوتے ہیں۔ ایسے محبوب کہ اللہ تعالیٰ ان سے کبھی کرامات کا ظہور بھی کروانے لگتا ہے۔ یہ تو ایک ولی کی صورت ہے۔ اب اس محبت کو پیغمبروں پر لاگو کرلیں تو سوچیں ان کے لیے کیا کچھ عنایات ممکن نہیں۔ اور جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے حبیب ہو جاتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ آپؐ کے لیے اپنی رحمت خاص کے دروازے کھول دیتا ہے حتیٰ کہ آپؐ کو "رحمت للعالمین" کے درجے پر فائز فرمادیتا ہے۔

آپؐ کے اسماء میں خَلِیلؐ بھی شامل ہے۔ اس کے عام معنیٰ " خالص دوست " کے ہیں۔ امام سیوطیؒ نے "اس دوستی کو ہر طرف سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جانے والے" سے خاص کیا ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کو "خلیل" اسی لیے کہا گیا کیوں کہ آپ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے تھے۔

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے، نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا اسی طرح مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے"۔ اور اس سے بڑھ کر آپؐ اللہ کے حبیب بھی ہیں جیسا کہ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے، حضور پُرنور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور میں یہ فخراً نہیں کہتا"۔

حضرت عمرو بن قیسؓ سے مروی ایک حدیث ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں دنیا میں (سب نبیوں سے) آخر میں آیا ہوں، لیکن قیامت کے دن اول ہوں گا اور یہ بات بغیر فخر کے کہتا ہوں۔ حضرت ابراھیمؑ، اللہ کے خلیل ہیں اور حضرت موسیٰ، اللہ کے مقبول ہیں، جب کہ میں اللہ کا حبیب ہوں"۔

اکثر بزرگان دین کا کہنا یہ ہے کہ دیکھا جائے تو محبت کا درجہ دوستی سے زیادہ بلند ہوتا ہے۔ چناں چہ شان خلیلی سے شان حبیبی کی فضیلت زیادہ ہے۔

تم حبیبِ کبریا ہو، تم تجلیٔ خدا ہو
تم پہ جاں مری فدا ہو، کیا کہوں میں تم کہ کیا ہو

----- Ö -----

Siddiqui Publications